روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ ۔ ۲۹ ۔ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۵ ۔ نبوت ۱۳۷۱ہش، ۲۵ ۔ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بد خلقی اور بد سلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہیئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھا دے کہ وہ بول اُٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۸۲-۲۸۳)

خرچ فی سبیل اللہ ہونا چاہیئے یعنی ان راہوں پر ہونا چاہیئے

جو اللہ نے خود بنائی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

"اللہ تعالیٰ نے اپنے (صاحب ایمان) بندوں کو بار بار اور مختلف پیرایہ میں انفاق پر اُبھارا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو) یہاں انسان کو اس طرف متوجہ کیا کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور یہ اس کی مہربانی ہے کہ وہ اپنی عطا میں سے ایک حصہ واپس مانگتا ہے اس وعدہ پر کہ وہ اس انفاق پر اور اس خرچ پر اپنی طرف سے ثواب دے گا۔ چیز اسی کی ہے لیکن جہاں بے شمار فضل اور نعمتیں اس نے اپنے بندے پر کی ہیں وہاں اس نے یہ بھی فضل کیا کہ جو دیا اس میں سے کچھ مانگا اور جن لوگوں نے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے حضور اس کے دیئے ہوئے میں سے کچھ پیش کر دیا تو اس کے بدلہ میں اس نے ثواب بھی دیا۔ (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ اس حقیقت کے باوجود وہ لوگ جو ہماری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور ناشکرے بن جاتے ہیں اور ہماری آواز پر لبیک نہیں کہتے اور ہمارے کہنے کے مطابق خرچ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے حقیقتاً وہ اپنے نفسوں پر ہی ظلم کرنے والے ہیں۔ پس اس (۔) میں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جو کچھ تم سے مانگا جا رہا ہے وہ بھی تمہارا نہیں۔ گھر سے تو کچھ نہ لائے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی عطا میں سے کچھ مانگ کے تمہارے لئے مزید نعمتوں کے دروازے کھولنا چاہتا ہے۔ اگر پھر بھی تم ناشکر گزار بندے بنتے رہو تو بڑے ہی ظالم ہو۔ اپنے نفسوں پر بڑا ہی ظلم کرنے والے ہو۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۔) کہ جس خرچ کا ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ جان، مال دوسری سب وہ چیزیں (جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں اور) وہ کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ مجھے واپس لوٹاؤ تاکہ میرے ثواب کو حاصل کرو اور یہ خرچ فی سبیل اللہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ان راہوں پر ہونا چاہیئے جو راہیں اللہ تعالیٰ نے خود بتائی ہیں بعض دفعہ خرچ کی بعض راہیں انسان کی اپنے نفس سے محبت بناتی ہیں۔ محبت نفس اسے کہتی ہے کہ یہاں خرچ کرو وہاں خرچ کرو۔ اور آرام حاصل کرو۔ دنیوی لذتوں میں سے کچھ حصہ پاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ خرچ کرو۔ تو یہ مراد نہیں ہوتی کہ نفس کی بتائی ہوئی راہ پر خرچ کرو اور اس طرح بعض دفعہ خاندان خرچ کرواتا ہے۔ بعض جاہل اور ناسمجھ لوگ خاندان کی جھوٹی عزت کی خاطر ناقابل برداشت قرض اٹھا لیتے ہیں اور برادری کو خوش کرنے کے لئے افراط کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تمہیں دی ہے تو ہمارا یہ مطلب نہیں کہ اس راہ میں خرچ کرو جو تمہاری برادری تمہیں بتائے۔ اسی طرح خودی، تکبر، عیاشی کا احساس خرچ کی بعض راہیں بتاتا ہے تو ان کے اوپر خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کا مطالبہ نہیں۔ اس (۔) میں یہ فرمایا کہ جب ہم کہتے ہیں خرچ کرو تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ ان راہوں پر خرچ کرو جو ہم نے متعین کی ہیں اور جن کی نشاندہی ہم نے کی ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء)

بنی نوع انسان سے احسان کرو

سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے اس لئے اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے۔ تمام رحمتوں۔ بزرگیوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور اس کے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی (۔) تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاول)

درخواست دعا

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں:۔

عزیزم سید خرم کامران ولد سید رشید احمد انیس صاحب اسلام آباد کے گردے بقول ڈاکٹر صاحبان کام نہیں کرتے۔ غالباً تبدیل کرنے کی ضرورت ہو گی جو عزیز کے لئے مشکل امر ہے۔ احباب سے اس بچہ کی صحت و عافیت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم چوہدری محمود نصر اللہ صاحب کے پوتے عزیزم تقی نصر اللہ صاحب کی آنکھ کا آپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر اس اپریشن کو کامیاب بنائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر دم بی امریکہ کمر درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔

اگر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خدا کی محبت اپنے اندر پیدا کرو۔

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵۔ نبوت ۱۳۷۱ ہش ۲۵۔ نومبر ۱۹۹۲ء

موجودہ سہولتیں

آج سے ساٹھ ستر سال قبل ہم جیسے لوگ سرسوں کے تیل کے دِیئے سے کام چلاتے تھے۔ اسی سے سارے گھر میں روشنی ہوتی تھی بلکہ پڑھتے لکھتے بھی اسی کی روشنی میں تھے۔ پھر مٹی کا تیل اور لیمپ مل گئے۔ اور اس کے کچھ دیر بعد بجلی کی رَو میسّر آنے لگی۔ شدید گرمی میں کھانے کے وقت کسی ایسے کنوئیں سے پانی لاتے تھے جو دوسرے کنوؤں سے زیادہ گہرا اور ٹھنڈا ہوتا تھا۔ پھر برف میسّر آنے لگی اور برف خرید کر بوری میں لپیٹ لی جاتی تاکہ اسے محفوظ رکھا جائے۔ اور اس کے بعد برف خریدنے سے یوں نجات ملی کہ ریفریجریٹر آ گئے۔

گویا کہ آہستہ آہستہ سہولت بڑھتی گئی۔ آج جو سہولت میسّر ہے اس کا آج سے ساٹھ ستّر سال پہلے تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور آئندہ خدا جانے کیسی کیسی دیگر سہولتیں میسّر آنے والی ہیں۔ انسان ایجادات میں لگا ہُوا ہے۔ دن رات اس کام میں مصروف ہے۔ اور دنیا کا قدم آگے سے آگے پڑ رہا ہے۔ اور زندگی کی ہیئت اور طرز بود و باش بدل رہی ہے۔ اور بدلتی ہی چلی جا رہی ہے۔ وہ کچھ جو پہلے تھا اب اتنا بدل گیا ہے کہ پرانے وقتوں کے لوگ دیکھیں تو سمجھ نہ سکیں۔ اور ان کی حیرت کی کوئی حد نہ رہے۔

لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کہ جو کچھ قدرتی طور پر میسّر تھا اس میں ایک تسلسل تھا۔ اس میں کسی تعطل کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ دِیئے کے لئے تیل موجود رہتا تھا۔ ٹھنڈے پانی کے لئے کنوئیں۔ لیکن اب بجلی کی رَو بند ہو جائے تو روشنی بھی معدوم اور برف کا سلسلہ بھی ٹوٹ جائے۔ اور اس صورت کے پیش آنے میں ہمارے لئے ایک سبق ہے اور وہ یہ ہے کہ قدرت کی مہیّا کردہ بنیادی سہولت سے رشتہ نہ توڑیں۔ اسے اپنی گرفت میں رکھیں۔

بات کو ایک سے دوسرے تک پہنچانے کا سلسلہ اب تو کتابیں اور اخبارات ہیں۔ لیکن کتابیں (ان کی کثرت) اور اخبارات تو بالکل دَورِ حاضر کی بات ہیں۔ جب چھاپہ خانہ نہیں تھا اس وقت بھی باتیں ایک سے دوسرے تک پہنچائی جاتی تھیں۔ والدین بھی بچوں کو زبانی تعلیم دیتے تھے۔ اور دوست بھی دوستوں کو زبانی خبروں سے آگاہ کرتے تھے۔ اب بھی اگر اخبارات نہ رہیں اور کتابیں بھی مفقود ہو جائیں تو باتیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ سُست رفتار ہی سہی۔ لیکن جب تک انسان موجود ہے اور جہاں جہاں انسان موجود ہیں باتیں آگے سے آگے چلتی رہیں گی۔ خدا نے چاہا تو ایسا ہوتا ہی رہے گا۔

یہ طائرانِ نوا جا رہے ہیں چاروں سمت
خیال کے پرِ پرواز کون کاٹے گا
فضا میں ان پہ کوئی ہاتھ ڈال کے دیکھے
زمیں پہ گر کے وہ ہر لمحہ خاک چاٹے گا

ابوالاقبال

نویدہ اور عمران کے نام

(ان کے نکاح کی تقریب پر)

تم دونوں میری آنکھ کی پُتلی کا نُور ہو
آرامِ جاں ہو تم مِرے دل کا سرُور ہو
پاس آ کے غور سے یہ وصیّت میری سُنو
اوجھل نظر سے یہ نہ توجّہ سے دُور ہو

پُرکھوں نے اِک امانت ہمارے سپُرد کی
فکر و عمل کی نعمت ہمارے سپُرد کی
یعنی بصد خلوص دل و جاں سنبھال کر
تقدیرِ احمدیت ہمارے سپُرد کی

ہم اس کی آبیاری میں شام و سحر رہے
مَرنا پڑا تو اس کی حفاظت میں مَر رہے
اِک عمر اس شجر کی نمو میں گذار کر
ہم آپ کے سپُرد یہ نعمت ہیں کر رہے

شانوں پہ اپنے فرض سمجھ کر یہ بار لو
اور حرزِ جاں بنا کے دلوں میں اُتار لو
اس میں سکونِ قلب و نظر کے ثمار لو
دنیا کے ساتھ دین بھی اپنا سنوار لو

آہستہ رو سہی، نِکل جاتی ہیں ایک دن
اس زندگی سے دُور پُرانی محبتیں
وقت آئے گا تو وسعتِ فردا سے آئیں گی
معصوم سی کچھ اور انجانی محبتیں

ان کے سپُردِ پھر یہی نعمت کرو گے تم
دنیا میں ان کو وارثِ جنّت کرو گے تم
یُوں سلسلہ یہ تا بہ قیامت چلا چلے
ان کو بھی ایک دن یہ وصیّت کرو گے تم

اب اپنے گھر کی جنّتِ موعود میں رہو
سجدہ گذار، سایۂ مسجُود میں رہو
ہر آن ایک ساعتِ مسعود میں رہو
ہر دم "حصار" میں رہو

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

توکل کے معنے ہوتے ہیں انسان اپنی بات خدا کے سپرد کر دے۔ مگر (فرمانبرداروں) میں اس لفظ کا بڑا غلط استعمال ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینے کے تو یہ معنی تھے کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قاعدہ کے مطابق چلے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہاتھ پیر بھی دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دماغ بھی دیا ہے دنیوی سامان بھی دیئے ہیں۔ ایسی صورت میں خدا کے سپرد کرنے کے یہی معنے ہیں کہ جو کچھ خدا نے جس کام کے لئے دیا ہے اس کو ہم استعمال کریں۔ پس توکل کا پہلا مقام یہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے جسمانی ہو یا مالی ہو یا اخلاقی ہو اس کو ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اس کے بعد جو کمی رہ جائے وہ خدا کے سپرد کر دیں اور یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ اس کمی کو ضرور پورا کر دے گا۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا۔ آپ نے بدر کے موقع پر صحابہؓ کی ایک ترتیب قائم کی۔ ان کو اپنی اپنی جگہ پر کھڑا کیا انہیں نصیحتیں کیں کہ یوں لڑنا ہے اور اس کے بعد ایک عرشہ پر بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ گئے یہ نہیں کیا کہ صحابہؓ کو مدینہ میں چھوڑ جاتے اور بیٹھ کر دعائیں کرنے لگ جاتے۔ بلکہ پہلے صحابہؓ کو لے کر مقام جنگ پر پہنچے پھر ان کو ترتیب دی اور ان کو نصیحتیں کیں کہ یوں لڑنا ہے۔ اس کے بعد عرشہ پر بیٹھ گئے اور دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ یہ توکل ہے۔ ہر وہ شخص جو ان سامانوں سے کام نہیں لیتا جو خدا تعالیٰ نے اس کو بخشے ہیں اور کہتا ہے کہ خدا پر چھوڑتا ہوں وہ جھوٹا ہے وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے اور ہر وہ شخص جو سامانوں سے کام لیتا ہے اور کہتا ہے اب یہ کام تو مَیں کروں گا وہ بھی جھوٹا ہے۔ وہ خدا پر اعتبار نہیں کرتا۔ کام آسان ہو یا مشکل۔ آخر ان کی کنجی خدا کے اختیار میں ہے۔ مَیں سارے یورپ میں پھرا۔ ہر جگہ مَیں ڈاکٹروں سے یہی پوچھتا تھا کہ بتاؤ مجھے یہ دَورہ کیوں ہوا۔ مگر کوئی جواب نہیں دے سکا۔ ڈاکٹر یہی کہتے تھے کہ آخر کچھ قدرت کے بھی تو سامان ہوتے ہیں۔ ہم ڈاکٹری طور پر آپ کو نہیں بتا سکتے کہ یہ بیماری آپ کو کیوں ہوئی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قدرت نے بھی کچھ باتیں اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہیں۔ کوئی چیز ایسی آگئی کہ اس کی وجہ سے آپ کو یہ دَورہ ہو گیا۔

تو توکل کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک خدا نے تم کو طاقتیں دی ہیں ان کو پورا استعمال کرو بلکہ ایک دُنیا دار سے بھی زیادہ استعمال کرو اور اس کے بعد صوفی سے زیادہ خدا پر اعتبار کرو۔ اور یہ کہو کہ جو کمی رہ گئی وہ خدا پوری کرے گا اور چاہے انتہائی مایوسی کا عالم ہو پھر بھی ڈٹ کے بیٹھ جاؤ کہ نہیں میرا خدا مجھے نہیں چھوڑے گا۔ جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ڈر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا کام یہ تھا کہ (۔) وہاں سے نکل آتے سو نکل آئے۔ اب دشمن ہمارے سر پر آ پہنچا ہے۔ اب یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ہمیں بچائے۔ پس ڈرنے کی کوئی بات نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ ہے توکل۔ پورے سامان استعمال کرو اور اس کے بعد خدا پر پورا یقین رکھو اور چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ سمجھ لو کہ خدا ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم احتیاطیں کرتے تھے۔ صحابہؓ بھی آپؐ کے پہرے دیتے تھے۔ ایک دن ایک دشمن چھپ کر آپؐ کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ آپؐ کی تلوار کہیں لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے وہ اٹھالی اور اٹھا کر کہنے لگا اب بتاؤ کون آپؐ کو مجھ سے بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ"۔ ایسے توکل کے ساتھ آپؐ نے یہ بات کہی کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے اور تلوار گر گئی۔ سو یہ ہے توکل۔ اگر تم اس توکل پر قائم رہو اور ہمیشہ اپنے دوستوں کو اور اپنی نسلوں کو اس پر قائم رکھتے جاؤ تو قیامت تک کوئی شخص تم پر (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) غالب نہیں آئے گا۔ بلکہ ہمیشہ تم ہی دشمن پر غالب آؤ گے۔ کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔

پھر مَیں ایک اور بات کہنی چاہتا ہوں کل مَیں نے تم کو بھی دیکھا اور انصار کو بھی دیکھا۔ شاید کچھ اس بات کا بھی اثر ہو گا کہ (بیماری) کی وجہ سے میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور مَیں پوری طرح دیکھ نہیں سکا ہوں گا۔ لیکن بہرحال مجھے نظر یہ آیا جیسے چہرے افسردہ ہیں اور جھلسے جھلسے ہیں۔ مَیں نے سمجھا شاید میری بیماری کے خیال سے ایسا ہے۔ چنانچہ مَیں نے بعض دوستوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا طوفان کی وجہ سے لوگوں کی مالی حالت خراب ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے ان کے چہرے افسردہ ہیں لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اگر میری بیماری اس کی وجہ ہو تو مَیں تو ایک انسان ہوں آخر انسان کب تک تمہارے اندر رہے گا۔ اس کے بعد آخر خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے۔ کیوں نہ خدا ہی سے شروع سے واسطہ رکھو (۔) اگر خدا پر توکل کرو گے تو معلوم نہیں تمہارا اس دُنیا سے ساٹھ ہزار سال واسطہ پڑنا ہے۔ یا دو ہزار سال پڑنا ہے۔ بہرحال ہزار دو ہزار سال کا عرصہ تو خدا کے لئے کچھ بھی نہیں مگر اس توکل کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا۔ اس بیماری میں مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ خیر خواہ دوستوں کی بے وقوفیوں کی ہی سزا مجھے ملی ہے وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ خدا آپ کو عمرِ نوح دے۔ (عمر نوح تو ہزار سال کہتے ہیں) مَیں تو ۷۷ سال میں اپنے جسم کو ایسا کمزور محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میری رُوح گویا قید کی ہوئی ہے۔ اگر بجائے عمرِ نوح کی دُعا کرنے کے وہ یہ دُعا کرتے کہ اے اللہ تو ہمارے امام کو اتنی عمر دے جس میں وہ بشاشت کے ساتھ کام کر سکے اور تیری مدد اس کے ساتھ ہو تو مجھے کتنا فائدہ ہوتا۔ اگر مجھے وہ عمرِ نوح ہی دے تو ہزار سال ہی کوئی قوم نہیں ہوا کرتی قومیں تو دو ہزار سال چلتی ہیں۔ پھر بھی تو ہزار سال کے بعد مَیں تم سے جدا ہو جاتا تو ایسی غلط دُعا مانگنے سے کیا فائدہ تھا۔ دُعا یہ مانگنی تھی کہ یا اللہ تو ان کو ایسی عمر دے جس میں ان کا جسم اس کام کا بوجھ اٹھا سکے اور بشاشت سے تیرے دین کی خدمت کر سکیں۔ اور ہمارے اندر وہ طاقت پیدا کر کہ جو کام تو ان سے لے رہا ہے۔ وہ ہم سے بھی لیتا چلا جا۔ یہ دُعا میرے لئے بھی ہوتی اور تمہارے لئے بھی ہوتی۔ اور دینِ حق کے لئے بھی سو مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خوش رہو۔ آج ہی جب مَیں نے یہ واقعہ اپنے گھر میں سنایا تو انہوں نے بتایا کہ ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک امریکن کا مضمون شائع ہوا۔ ریڈرز ڈائجسٹ امریکہ کا ایک بڑا مشہور رسالہ ہے وہ دو کروڑ کے قریب شائع ہوتا ہے جس میں اس نے لکھا کہ مَیں نیوزی لینڈ گیا۔ وہاں مَیں افسردہ رہنے لگ گیا۔ ایک دن مَیں بیٹھا تھا کہ ایک نیا شادی شدہ جوڑا جو ہنستا ہوا آ رہا تھا۔ وہ میرے آگے کھڑا ہو کر کہنے لگا ہماری خاطر ایک دفعہ مُسکرا دو۔ کہنے لگا کہ مَیں جو مسکرایا تو مجھے اپنا وطن بھول گیا اور مَیں مسکراتا ہی رہا۔ تم بھی خدا (۔) کی خاطر مسکراؤ۔ اپنے چہرے پر رونے کو کبھی نہ آنے دو اور مسکراتے چلے جاؤ۔ تاکہ تمہاری وجہ سے ساری دُنیا مسکراتی چلی جائے۔ مگر ایسا مسکراؤ کہ اس کے ساتھ شیطان نہ مسکرائے۔ خدا مسکرائے۔ ایک مسکراہٹ ایسی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہے۔ اس کے ساتھ شیطان مُسکراتا ہے اور ایک مسکراہٹ وہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ خدا بھی مسکراتا ہے۔ پھر جس شخص نے یہ کہا کہ غربت آ گئی ہے۔ طوفان آئے ہیں۔ اس نے بھی غلطی کی۔

شذرات

یوگوسلاویہ پر پابندیاں

باوجود اس کے کہ اقوام متحدہ کے فوجی کمانڈر نے یوگوسلاویہ کے متعلق کہا کہ ہم بدترین حالات میں سے گذر چکے ہیں اور اب مزید خانہ جنگی کا کوئی خطرہ نہیں سیکورٹی کونسل نے یہ قرارداد منظور کر لی ہے کہ یوگوسلاویہ پر بحری پابندیاں لگائی جائیں۔ کمانڈر موصوف نے کہا کہ اب ایسا لگتا ہے کہ ہم نے اس سے قبل جو چھوٹے چھوٹے اقدام کئے ہیں ان کی وجہ سے خانہ جنگی خاتمے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ سیکورٹی کونسل نے کہا ہے کہ اردگرد کی تمام حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ بحری سفر پر نظر رکھیں اور اس علاقے میں آنے والے تمام جہازوں کی تلاشی لیں۔ اسی طرح ڈینیوب دریا کی بھی۔ تاکہ یوگوسلاویہ کی سربیا اور مونٹی نیگرو ریاستوں کے خلاف جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ پوری طرح نافذ رہ سکیں یہ قرارداد تیرہ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ اس

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

شاہ حسین اور صدام حسین

اردن کے شاہ حسین کینسر کی سرجری کرواکے واپس اپنے ملک آئے ہیں انہوں نے پہلی دفعہ قوم سے خطاب کرتے ہوئے کینسر کے متعلق وضاحت سے بتایا۔ یہ ان کا ۵۷ واں یوم پیدائش تھا اور وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنی قوم سے کھل کر بات کریں۔ جو باتیں وہ پہلے اپنے دل میں رکھتے تھے۔ اور بعض اوقات مصلحتاً ان سے ہٹ کر عوام الناس سے گفتگو کرتے تھے۔ وہ بھی انہوں نے صاف صاف کہہ دیں۔ مثلاً خلیج کی جنگ کے دوران وہ عراق کا ساتھ دے رہے تھے اور یہ باوجود اس کے کہ امریکہ کی ناراضگی مول لی جا رہی تھی۔ لیکن اب جو امریکہ سے اپریشن کرواکے واپس آئے ہیں تو انہوں نے اپنی قوم کو بتایا ہے کہ ان کے خیال میں وقت آگیا ہے کہ صدام حسین کے اقتدار کو ختم کیا جائے۔ اگرچہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اردن کسی صورت میں بھی از خود ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر اردن کی حمایت بھی عراق کو حاصل نہ رہے تو اسے کئی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہی بات کہ جو کہا جاتا ہے کہ جنگی ساز و سامان یا خورونوش کی اشیاء اردن کے ذریعے عراق سمگل کی جاتی ہیں اور ایسا اس لئے کیا جا سکتا ہے کہ اردن کی حکومت اس بات میں سنجیدہ نہیں ہے۔ اگر یہ سمگلنگ رک جائے تو یقیناً عراق کو مشکل پیش آئے گی۔ شاہ حسین نے کہا کہ میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ سمجھتا ہوں کہ عراقی لوگوں کو اب صدام صدام حسین کے اقتدار کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ یہ انہوں نے نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ اور یہی بات انہوں نے اپنی اس تقریر میں دہرائی جو انہوں نے اپنے ۵۷ ویں یوم پیدائش کے موقع پر کی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب وہ سنجیدگی کے ساتھ یہ سوچ رہے ہیں کہ عراق کے ساتھ دوستی کے اظہار کی بجائے امریکہ ہی کی دوستی کو قائم رکھا جائے کہتے ہیں کہ ایک سرکاری افسر نے یہ بھی کہا ہے کہ بغداد میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اردن کے بادشاہ کو پسند نہیں۔ مثلاً وہاں پر ۲۱، تاجروں کو ایک سمری ٹرائل کے تحت موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہاں کی حکومت کتنے سخت ہاتھ سے لوگوں پر اپنا اقتدار قائم رکھنا چاہتی ہے۔ شاہ حسین نے یہ بھی کہا کہ میں سمجھتا ہوں قوموں کی قسمت ایک شخص کے ہاتھ میں نہیں ہونی چاہیئے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپنی بیماری کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ میں نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ میں ایک فانی شخص ہوں اور آپ کو مجھ سے کتنی ہی محبت سہی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں کبھی آپ سے جدا نہیں ہوں گا۔ کہتے ہیں کہ ان باتوں سے یہ اپنی قوم کو تیار کر رہے ہیں کہ اگر انہیں کسی وقت بھی کچھ ہو جائے تو قوم کو زیادہ دھکا نہ لگے۔

شرلک ہومز

کیا آپ جانتے ہیں کہ شرلک ہومز کے مصنف کا نام کانن ڈائل تھا۔ انہوں نے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی لیکن وہ کبھی اچھے ڈاکٹر ثابت نہ ہو سکے۔ ۹، سال تک ڈاکٹری کی پریکٹس کرنے کے بعد ان پر اس بات کا انکشاف ہوا کہ وہ لکھنے سے زیادہ رقم کما سکتے ہیں بہ نسبت ڈاکٹری کرنے کے اس لئے جب ان کی عمر ۳۲ سال تھی تو انہوں نے ڈاکٹری کی پریکٹس چھوڑ دی اور لکھنے کی طرف توجہ کر لی۔ انہوں نے ہر قسم کی کتابیں لکھیں۔ تاریخی، مہماتی اور چھوٹی چھوٹی کہانیاں بھی لیکن سب سے زیادہ مقبول ان کی جاسوسی کی کہانیاں ہوئیں جس میں انہوں نے شرلک ہومز کے کیریکٹر کو پیش کیا جس کی وجہ سے ان پر روپیہ بھی نچھاور کیا گیا اور مشہوری بھی پہلے انہوں نے دو لمبی لمبی ہومز کتابیں لکھیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ خاصی مقبول ہوئیں۔ اس کے بعد انہوں نے جو کتابیں لکھیں انہوں نے ان کی مشہوری کو مستحکم کر دیا بعد میں تو کانن ڈائل کو شرلک ہومز کے متعلق ہی لکھنے کے لئے جانا پہچانا گیا۔ انہوں نے اپنی ایک کتاب میں شرلک ہومز کی موت کا ذکر کیا اور یہ موت جس شخص کے ذریعے واقع کروائی اس کا نام موری آرٹی تھا (MORIARTY) لیکن ان کی کتب کا مطالعہ کرنے والوں نے ان سے شدید شکایت کی کہ شرلک ہومز کو کیوں ختم کیا گیا۔ جس کے بعد انہوں نے شرلک ہومز کو معجزانہ طور پر پھر اپنی کتابوں میں زندہ کر دیا۔ ۱۹۰۲ء میں کانن ڈائل کو سر کا خطاب دیا گیا۔ جو بلوم فاؤنٹین میں ایک ہسپتال کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان کی خدمت کو سراہنے کا ایک اعزاز تھا۔ اسی طرح بوئر وار میں بھی انہوں نے کام کیا۔ ۱۹۰۲ء میں ان کے ایک بیٹے کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنے آپ کو روحانیت کے لئے وقف کر دیا۔

جزیرہ ابوموسیٰ

جب سے ایران نے ابوموسیٰ کا جزیرہ اپنے قبضہ میں لیا ہے اس کے عرب ریاستوں سے تعلقات کمزور پڑ گئے ہیں پہلے یہ جزیرہ ایران اور متحدہ عرب امارات کے زیر تسلط تھا۔ لیکن گذشتہ ماہ ایران نے اس جزیرے کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ اور جتنے غیر ملکی یہاں کام کر رہے تھے انہیں جزیرہ بدر کر دیا۔ لیکن جیسا کہ عالمی تناظر میں نظر آتا ہے۔ ایران عرب تعلقات خراب نہیں ہونے چاہئیں۔ اب ایران کو اس بات کا احساس ہوا ہے تو اس نے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے بعض اقدامات کئے ہیں۔ پہلا قدم تو یہ ہے کہ اس نے بارہ اساتذہ کو واپس لے لیا ہے۔ اور اسی طرح ایک ڈاکٹر اور اس کی بیوی کو جو ہندوستانی نژاد ہیں اور جو وہاں پر اپنا کلینک ایسے حلقے میں چلا رہے تھے جہاں دو ہزار عرب مستفید ہوتے تھے۔ جب ایران نے غیر ملکیوں کو اس جزیرے سے نکالا تھا تو وہ لوگ جو اس ملک کی انتہائی ضروری خدمات سرانجام دیتے تھے۔ ان کا حلقہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے جزیرہ کو کافی مشکل پیش آئی۔ گذشتہ تین سال سے یہ بحث چل رہی تھی کہ جزیرے کو کون مکمل طور پر اپنے ہاتھ میں لے اور فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ آخر کار ایران نے آگے بڑھ کر ایسا قدم اٹھایا۔ اب موجودہ حالات میں اس بات کا سامنا کرتے ہوئے ایران نے عربوں کے ساتھ دوستی لگانے کی ایک دفعہ پھر کوشش کی ہے۔ اور اس کا پہلا قدم غیر ملکیوں کو واپس بلانے سے تعلق رکھتا ہے۔ ان بارہ اساتذہ ایک ڈاکٹر اور اس کی بیوی کی واپسی سے یہ پتہ چلے گا کہ ایران بیرونی لوگوں کو ابوموسیٰ میں کام کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ بارہ اساتذہ زیادہ تر مصر سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قسم کے لوگوں کے چلے جانے سے ابوموسیٰ میں مشکلات پیدا ہونا یقینی امر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اب ایسے لوگوں کو جو ان علاقوں سے ابوموسیٰ میں آ کر کام کرنا چاہیں گے ویزا کی آسانیاں دی جائیں گی۔ اور یہی ایک طریق ہے کہ ابوموسیٰ کے شب و روز مسلسل ویسے ہی رکھے جائیں جیسے پہلے تھے۔ اب پھر معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ عرب امارات اور ایران مل کر کام کریں گے کیونکہ متحدہ عرب امارات نے اب ایک فہرست تہران کو دی ہے جس میں بیرونی ممالک کے ان افراد کے نام دیئے گئے ہیں جنہیں واپس بلانا مقصود ہے۔

جس بندرگاہ سے یہ لوگ ریاست میں داخل ہوں گے۔ وہ ایران نے ابوموسیٰ کے شمالی علاقے میں بنائی تھی۔ جیسے وہ شروع ہی سے اپنے زیر تسلط رکھتا رہا ہے۔ خاص طور پر ۱۹۷۱ء سے جب کہ عرب امارات اور ایران کے درمیان اس جزیرہ کے متعلق معاہدہ ہوا تھا۔

سارک سیمینار / منشیات

گذشتہ دنوں ڈھاکہ میں نوجوانوں کو منشیات سے دور رکھنے کے سلسلہ میں ایک سہ روزہ سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس سیمینار میں سارک ممالک کے ماہرین منشیات شامل تھے۔ اس سیمینار میں بتایا گیا کہ ایک اندازے کے مطابق بھارت میں ۶۰ سے ۷۰ لاکھ لوگ ایسے ہیں جو منشیات کے باقاعدہ عادی ہو چکے ہیں۔ سری لنکا میں ایسے لوگوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ سارک کے تمام ممالک میں جنہیں جنوبی ایشیا بھی کہا جاتا ہے اس وقت اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک کروڑ افراد منشیات کے عادی ہیں پاکستان میں ۱۹۸۸ء میں قومی سروے سے پتہ چلا تھا کہ ۲۲ لاکھ چوالیس ہزار افراد منشیات کے عادی ہیں۔ جن میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے 10,79,635 تو ہیروئن کے عادی تھے اور 22,880، چرس کے اور 2,00,745 افیم کے عادی تھے۔ اسی طرح 1,31,305 بھنگ کے عادی تھے۔ اور 49,535 دیگر مختلف نشوں کی عادت کو اپنا چکے تھے۔ حکومت اور غیر حکومتی ذرائع بنگلہ دیش میں اس بات میں کوشاں رہتے ہیں کہ لوگوں کو نشے کی عادت نہ پڑے اور اگر نشے کی عادت پڑ ہی گئی ہے تو اسے دُور کیا جائے۔

بنگلہ دیش میں کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ افراد ہیروئن کے نشہ میں مبتلا ہیں ایک رسالہ جو منشیات کے خلاف تحریک کے سلسلہ میں شائع کیا جاتا ہے۔ اعداد و شمار بھی پیش کرتا ہے اور منشیات سے باز رکھنے کے طریق بھی۔ اس نے بتایا ہے کہ بنگلہ دیش میں پندرہ لاکھ افراد گانجا استعمال کرتے ہیں اور دس لاکھ مسکّن دوائیں۔ جو لوگ منشیات کے عادی ہیں ان میں سے بنگلہ دیش میں بیس فیصد نوجوان ہیں۔ نوجوانوں میں سے خاصی تعداد طلباء کی ہے جو یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں یا وہ بھی تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ زیادہ تر بڑے شہروں میں تعلیمی اداروں کے نوجوان اس بُری عادت میں ملوث ہیں۔ جہاں تک نیپال کا تعلق ہے وہاں پر پچاس ہزار افراد کے قریب منشیات کے عادی بتائے جاتے ہیں اور ان میں سے اکثریت ہیروئن استعمال کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ نیپال کی پوری آبادی کا یہ ایک بہت چھوٹا سا حصہ ہے وہاں پر نوجوان ستاون لاکھ ہیں لیکن جس تیزی کے ساتھ نشہ کی عادت بڑھ رہی ہے وہ یقیناً قابلِ تشویش ہے۔ ناجائز طور پر نشہ آور اشیاء خرید کر استعمال کرنے کی عادت روز افزوں ہے اور گذشتہ دس سالوں میں یہ عادت بڑی تیزی سے پھیلی ہے۔ یہ نشہ آور اشیاء ناجائز طریق پر بنائی بھی جاتی ہیں اور بیچی اور خریدی بھی جاتی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ روکنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تسلی بخش کامیابی نہیں ہوتی۔ نہ صرف پبلک ہیلتھ پر یہ بات اثر انداز ہو رہی ہے اور نہ صرف یہ کہ سماجی اقتصادی ترقی بھی متأثر ہو رہی ہے تشدد کے واقعات بھی منشیات کا نتیجہ ہیں۔ ماہرین کہتے ہیں کہ جہاں تک نشے کی عادت کا تعلق ہے یہ آہستہ آہستہ پڑتی ہے اور جوں جوں والدین کا اولاد پر سے کنٹرول کم ہوتا ہے اور اخلاقی اقدار کمزور پڑتی ہیں یہ عادت بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔

بنگلہ دیش میں سازش

ڈھاکہ کے اخبار ٹیلیگراف نے بتایا ہے کہ پانچ افراد جنہیں 'را' کے ایجنٹ ہونے کی وجہ سے حراست میں لیا گیا ہے جب ان پر مقدمہ چلایا جائے گا تو ہو سکتا ہے کہ بنگلہ دیش کے کئی اعلیٰ افسر اور بعض سیاسی پارٹیوں کے کارکن بھی اس سازش میں ملوث ہوں جو بھارت نے بنگلہ دیش کی حکومت کو غیر مستحکم بنانے کے لئے کی ہے۔ اگرچہ مقدمہ تو اب بھی چلایا جا سکتا ہے لیکن بنگلہ دیش کی حکومت کا خیال ہے کہ سارک کی میٹنگ جو دسمبر 12 سے 14 تک ہونے والی ہے۔ اس کے بعد مقدمہ کی کارروائی شروع کی جائے تاکہ اس میٹنگ پر کوئی بُرا اثر نہ پڑے

ارشاد اور بی سی سی آئی

بنگلہ دیش کے سابق صدر حسین محمد ارشاد کے متعلق انکشاف کیا گیا ہے کہ ان کے 9 سالہ عہد اقتدار میں بہت سی رقم جو سیلابوں اور طوفان کے لئے امریکہ اور دیگر ممالک سے امداد کے طور پر ملی تھی۔ ان کا ایک کثیر حصہ انہوں نے بی۔ سی۔ سی آئی کے ذریعے دوسرے علاقوں میں اپنے کھاتہ میں جمع کروا لیا تھا۔ ایک رقم جس کے متعلق یقینی طور پر شواہد پیش کئے گئے ہیں 520 ملین امریکی ڈالر کی ہے۔ جو لندن اور ہانگ کانگ کے بینکوں کے ذریعے ادھر ادھر کی گئی تھی۔ یہ بات کیری رپورٹ میں بیان کی گئی ہے۔ ایک تحقیقاتی ایجنسی نے بتایا ہے کہ سابق صدر بنگلہ دیش نے بی سی سی آئی کے ایک سینئر بنکر کو برونائی میں اپنا سفیر بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ اور یہ سفیر عام طور پر اپنے سفارت خانے کو بی سی سی آئی کی ایک شاخ کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ بی۔ سی۔ سی۔ آئی نے ارشاد کے لئے خاص رقوم مختلف بنکوں میں اور برانچوں میں جمع کروائی تھیں۔

امریکی سینیٹر

امریکہ سے آئے ہوئے دو سینیٹروں کے ساتھ صدر مملکت غلام اسحاق خان نے اپنی گفت و شنید میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ امریکہ کو پاکستان کے جن خطرات کا سامنا ہے وہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ آخر پاکستان کو بھی اپنی حفاظت کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر ایسی صورت میں کہ اس کا ہمسایہ ملک مقبوضہ کشمیر میں جو حالات پیدا کر رہا ہے ان کی وجہ سے ان دونوں کے تعلقات متاثر ہو رہے ہیں۔

صدر مملکت نے کشمیر کی موجودہ حالت کا تفصیلی ذکر کیا اور ان دو سینیٹروں کو بتایا کہ جب تک کشمیر کا قضیہ حل نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے۔ سینیٹروں کو یہ بھی بات سمجھانے کی کوشش کی گئی کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کسی زمانے میں بہت اچھے ہوتے تھے۔ اب بھی ویسے ہی اچھے ہو سکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ مل کر عالمی برادری کی بہبود کے کام کئے جائیں۔ ضرورت مندوں کے کام آیا جائے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ امریکہ ہماری مجبوریوں کو سمجھے اور ان مجبوریوں کے پیش نظر ہمارے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کرے"۔

مسٹر غلام اسحاق خان نے اس امید کا اظہار کیا کہ امریکہ کی نئی انتظامیہ ہماری مجبوریوں کو سمجھنے کی کوشش کرے گی اور ہم دونوں ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ قریب آتا دیکھیں گے۔

ہماری برآمدات

چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری لاہور کے صدر مسٹر صلاح الدین احمد صحاف نے کہا ہے کہ ہمیں صحیح طور پر منصوبہ بندی کر کے پاکستانی مصنوعات کو یورپین کامن مارکیٹ میں بھیجنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ ہم عالمی چیلنج کا مقابلہ کر سکیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کو چاہیئے کہ اب نئی مصنوعات جن کی یورپین مارکیٹ میں خاص طور پر مانگ ہے وہ برآمد کرے۔ بجائے ان روایتی مصنوعات کے جو ایک لمبے عرصے تک بھیجی جاتی رہی ہیں۔ مگر اب ان کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔" آپ نے یہ بات اس وقت کہی جب آپ "یورپ 1992ء اور یورپین کامن مارکیٹ کے اثرات" کے موضوع پر ہونے والے ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا گذشتہ سال یورپین کمیونٹی کے ممالک کو جو برآمدات کی گئیں وہ تقریباً 1.52 ارب ڈالر کی تھیں۔ اس سے پہلے 1.25 ارب ڈالر کی برآمدات کی گئی تھیں۔ گویا کہ برآمدات بڑھ رہی ہیں ان کو مزید بڑھانے کی ضرورت اس بات کی ہے کہ جدید مصنوعات بھیجی جائیں۔ روایتی اشیاء خاصی دیر تک جاتی رہی ہیں۔ اب زمانہ آگیا ہے کہ ہم اپنی مصنوعات کو جدید سے جدید تر بنائیں۔ تاکہ یورپ کا اور ساری دنیا کا چیلنج قبول کیا جا سکے۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ نئے تبدیل ہونے والے اقتصادی حالات میں ہم پھلوں اور سبزیوں اور طبی اوزاروں اور مچھلی بھیجنے کا انتظام کر سکتے ہیں اسی طرح انجینئرنگ کی مصنوعات بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔ اور تعمیرات کے لئے جس سامان کی ضرورت ہے اور بجلی کا سامان یہ ساری باتیں انتہائی ضروری ہیں۔ آپ نے بنکوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ وہ یورپ کے ممالک میں اپنی شاخیں زیادہ سے زیادہ کھولیں۔

عراقی تیل

عراق نے کہا ہے کہ جونہی اقوام متحدہ اس کے تیل پر سے پابندی ہٹالے گی وہ اس بات کا مطالبہ کرے گا کہ خلیج کی جنگ سے پہلے جو اوپیک کی طرف سے اسے کوٹہ ملا ہوا تھا اسے بحال کیا جائے۔ بلکہ وہ اس بات کی بھی کوشش کرے گا کہ ضائع شدہ وقت کی نسبت سے کوٹہ مزید بڑھا دیا جائے۔ عراق کے نمائندے نے کہا کہ ہر تیل برآمد کرنے والے ملک کی خواہش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تیل برآمد کر سکے اسی طرح ہمیں بھی دیکھنا چاہیئے اور اس بات کے متعلق یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ زیادہ سے زیادہ تیل برآمد کرنے سے دوسرے ملکوں کو جہاں تیل نہیں پایا جاتا خاصا فائدہ ہوگا۔ اس نمائندے نے کہا کہ عراق یہ تہیہ کر چکا ہے کہ جو برآمدات وہ پہلے کرتا تھا۔ اسی معیار پر وہ جلد از جلد آجائے گا۔

بتایا جاتا ہے کہ جنگ سے پہلے 3.1 ملین بیرلز تیل نکلتا تھا جس میں سے 2.7 ملین بیرل روزانہ باہر بھیجا جاتا تھا اور باقی اپنے ملک کی ضروریات کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ یاد رہے کہ دنیا بھر میں عراق تیل کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر آتا ہے پہلے نمبر پر سعودی عرب ہے۔ اور عراق روزانہ دو ملین بیرل نہایت آسانی کے ساتھ برآمد کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد احمد حقانی ـــــ بشکریہ روزنامہ جنگ۔ لاہور

کس نے کیا کہا

پاکستان میں ان دنوں شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے یا نہ رکھنے کے عیوب و محاسن کی بحث جاری ہے۔ مذہبی جماعتیں اور ان کے دباؤ کے تحت حکومت مذہب کا خانہ رکھنے کی حمایت کر رہے ہیں جب کہ پاکستان کے لبرل عناصر اور اقلیتیں اس کی مخالفت کر رہی ہیں۔ تازہ ترین مخالفت پوپ جان پال کے نمائندے نے کی ہے اسے آپ پوری مغربی عیسائی دنیا کی مخالفت بھی کہہ سکتے ہیں۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھوانے کی کوشش اصلاً اس لئے کی جا رہی ہے کہ قادیانیوں کے شناختی کارڈ میں انہیں غیر مسلم ظاہر کیا جا سکے۔ لیکن یہ واضح نہیں کہ یہ مقصد کما حقہ، حاصل ہو سکے گا۔ فرض کیجئے ایک قادیانی شناختی کارڈ کے فارم پر کرتے وقت مذہب کے خانے میں "مسلمان" لکھ دیتا ہے نام اس کا پہلے ہی مسلمانوں جیسا ہے تو اس کی غلط بیانی کس طرح پکڑی جائے گی؟ قادیانی تو اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے اور سمجھتے ہیں۔ انہیں مذہب کے خانے میں اپنے آپ کو مسلمان لکھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ عین ممکن ہے کہ چند قادیانیوں کی غلط بیانی پکڑ بھی لی جائے لیکن جن کی غلط بیانی نہیں پکڑی جائے گی، ان کی تعداد بہت زیادہ زیادہ ہو گی۔ اندریں حالات جس مقصد سے مذکورہ خانہ رکھوایا جا رہا ہے وہ پورا نہیں ہو گا۔ اگرچہ اس وجہ سے عیسائی اور دوسری اقلیتیں سخت ناراض ہو جائیں گی۔ ان کی طرف سے تو یہ دھمکی بھی آ گئی ہے کہ ہمیں بڑے قومی دھارے سے کاٹنے کی کوشش جاری رہی تو ہم اپنے لئے علیحدہ صوبہ بھی مانگ سکتے ہیں۔

کچھ لوگ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے کو جداگانہ طریق انتخاب بلکہ دو قومی نظریئے کا منطقی نتیجہ اور تقاضا کہتے ہیں لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ مذہب کا خانہ رکھنے کے باوجود اقلیتوں کی قومیت تو پاکستانی ہی رہے گی۔ دوسرے لفظوں میں وطنی قومیت کے نظریئے سے کامل مفر ممکن نہیں ہو گا۔ دو قومی نظریہ یہ تھا کہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بسنے والے تمام مسلمان ایک قوم ہیں۔ لیکن کیا ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد دہلی اور لاہور کا مسلمان ایک قوم رہا؟ ظاہر ہے کہ نہیں کہ ایک کی قومیت پاکستانی ہو گئی اور دوسرے کی ہندوستانی۔ ڈھاکہ اور لاہور کا مسلمان دسمبر ۱۹۷۱ء تک ایک قوم کا حصہ تھے لیکن بنگلہ دیش بن جانے کے بعد ان کی قومیت مختلف ہو گئی۔ یہ فرق کس چیز نے پیدا کیا؟ صرف وطن نے اور زمین نے۔ اس لئے وطنی قومیت کے تصور سے یکسر بھاگنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ کہنا اور سمجھنا بھی نادانی ہے کہ جداگانہ انتخاب کا انکار اسلام کے کسی منصوص اور قطعی حکم کا انکار ہے۔ میثاق مدینہ میں مدینہ کے تمام باشندوں کے لئے ایک قوم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ بلا لحاظ تمیز مذہب و عقیدہ۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھ کر کیا یہ ممکن ہو جائے گا کہ ہم غیر مسلموں کو غیر پاکستانی ہی کہیں اور کیا ایسا کرنا ہمارے قومی مفاد میں ہو گا۔ جس طرح پاکستان کے مسلمان "پاکستانی" ہیں۔ اسی طرح غیر مسلم بھی پاکستانی ہیں۔ جب آپ خود کہتے ہیں کہ ہم غیر مسلموں کو دوسرے درجے کا شہری نہیں سمجھتے تو پھر مذہب کی بنیاد پر ان کے شہری مرتبے (سٹیٹس) میں فرق و امتیاز کس طرح جائز ہے؟ اس وقت دنیا میں ۴۵ کے قریب مسلمان ملک ہیں دو چار کو چھوڑ کر سب میں قابل لحاظ مذہبی اقلیتیں ہیں۔ لیکن کسی ایک بھی ملک نے (ہمارے علاوہ) جداگانہ انتخاب کا طریقہ رائج نہیں کر رکھا۔ غیر مسلم اکثریتوں کے ممالک میں مسلمان اقلیتیں کہیں بھی جداگانہ انتخاب کا مطالبہ نہیں کر رہیں بلکہ اگر ان پر جداگانہ انتخاب مسلط کیا جائے تو وہ برا مانیں گی۔ پھر صرف ہمارے لئے ہی قرآن اور اسلام کا یہ حکم کہاں سے دریافت کر لیا گیا کہ جداگانہ انتخاب کا نظام اپنانا ایک دینی تقاضا ہے۔ کیا ساری دنیا میں صرف پاکستانی علماء ہی اسلام کا منشاء سمجھ پائے ہیں۔ اور باقی ساری دنیا کے علماء دین سے بے بہرہ ہیں۔ پاکستان ایک نیشن سٹیٹ ہے۔ اور اس کے تمام باشندے پاکستانی ہیں اور شہری کی حیثیت سے ان کے درمیان فرق و امتیاز نہیں کیا جا سکتا، نہیں کیا جانا چاہیئے۔ پاکستان کے غیر مسلم نہ مفتوح ذمی ہیں نہ معاہد ذمی۔ وہ مساوی حقوق شہریت کے حامل ہیں۔ جو سلوک ہم غیر مسلم اکثریتی ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے لئے پسند نہیں کرتے، وہ ہمیں اپنی اقلیتوں کے ساتھ بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں کے لئے الگ الگ پیمانے نہیں ہو سکتے۔ قائد اعظم نے غیر مسلموں کو اپنی کابینہ میں نمائندگی نہیں دی تھی؟ جو گندر ناتھ منڈل وزیر بن سکتے ہیں تو کوئی بھی غیر مسلم بن سکتا ہے۔ جہاں قائد اعظم کے افکار اور مسلمہ نظریات پر عمل کرنا ضروری ہے وہاں تو ہم انہیں نظر انداز کر رہے ہیں لیکن جہاں ان کے نظریات کی ایک سے زیادہ تعبیریں ممکن ہیں وہاں ہم وہ تعبیر اختیار کر رہے ہیں جو سب سے کم معتبر نظر آتی ہے۔ قائد اعظم کی ۱۱ اگست والی تقریر کو سامنے رکھیں تو جداگانہ انتخاب کا کیا جواز رہ جاتا ہے؟ اس کی تو ہم من پسند تاویلیں کرتے ہیں لیکن جہاں ان کے نظریات میں کوئی اشتباہ نہیں، وہاں ہم انہیں نظر انداز کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے......

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کو فروغ اسلام کا مسئلہ بنانے سے ہمیں گریز کرنا چاہیئے۔ اس کی کوئی حقیقی ضرورت ہے نہ افادیت۔ یہ صرف ہمارے داخلی قومی اتحاد کو مجروح کرنے کا باعث بنے گا۔ نیز اس سے تھیوکریٹک کلچر اور ذہن کو تقویت ملے گی۔ حکومت ایک طرف فرقہ واریت کی مذمت کرتی ہے۔ اور میاں نواز شریف کہتے ہیں کہ اس کے انسداد کے لئے قانون سازی بھی کرنی پڑی تو میں کروں گا۔ لیکن دوسری طرف ایک دوسری طرح کی مذہبی فرقہ واریت کو آپ خود ہوا دے رہے ہیں۔ یہ دو بالکل متضاد رویئے ہیں اور دونوں کو بیک وقت حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک ہاتھ سے آپ آگ بجھانے کی کوشش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو دوسرے ہاتھ سے اس پر تیل چھڑکنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کوئی عاقل و دانا آدمی اس طرح کی متضاد حرکتیں نہیں کر سکتا۔ (جنگ لاہور ۵ نومبر ۱۹۹۲ء)

شیخ مبارک احمد

ایک چھوٹی سی بات

خاکسار جماعتی کام کے سلسلے میں سان فرانسسکو گیا۔ کام کی تکمیل اور فرائض سے فراغت کے بعد واپسی کا پروگرام بنایا۔ اور سان فرانسسکو کی AIR PORT پر پہنچا۔ ٹکٹ وغیرہ کی چیکنگ اور BOARDING PASS لینے کی غرض سے متعلقہ ایجنٹ کی کھڑکی کے پاس پہنچا۔ اپنا بریف کیس بات کرتے ہوئے ایک طرف رکھ دیا۔ ایجنٹ سے چند منٹ بات کرنے میں مصروف رہا۔ جونہی یہ کارروائی ختم ہوئی۔ اور کھڑکی سے واپس ہوا تو بریف کیس غائب۔ اس وقت جو پریشانی ہوئی ناقابل ذکر ہے۔ ادھر ادھر کی کھڑکیوں میں دوسرے مسافر اپنے ٹکٹ وغیرہ چیک کروا رہے تھے۔ کچھ مسافر لاؤنج میں کھڑے تھے۔ سب امریکن سفید فام۔ انہوں نے میری پریشانی دیکھی اور فوراً ان میں سے ایک بول اٹھا۔ بریف کیس کی تلاش میں ہو۔ وہ تو ایک عورت اٹھا کر لے گئی ہے۔ اور ابھی ابھی باہر گئی ہے۔

خاکسار اس عورت کی تلاش میں بھاگا بھاگا باہر گیا۔ خدا کا کرنا ہوا کہ مجھے دیکھتے ہی بریف کیس قدرے فاصلہ پر اٹھا کر رکھ دیا اور اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ دراصل بس یا TAXI کی انتظار میں تھی آئے اور وہ سوار ہو کر فرار ہو جائے۔ مجھے تو بریف کیس سے غرض تھی۔ بریف کیس اٹھایا اور اس سفید فام عورت کو قدرے فہمائش کی۔ کچھ شرم کرو۔ لعن طعن سن کر کہنے لگی۔ میں نے نہیں اٹھایا۔ چوری اور پھر جھوٹ۔ بہرحال اپنی کوتاہی کا بھی احساس ہوا۔ اور سبق ملا۔ بریف کیس ایسی حالت میں یا تو اپنے ہاتھ میں ہی رکھیں یا سامنے کی SEAT پر رکھیں یا ایسے انداز سے رکھیں کہ آپ کی کسی نہ کسی رنگ میں نگرانی رہے۔ تا چور اور ایسے مہذب لٹیرے کی چوری اور لوٹ سے محفوظ رہیں۔

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کیلئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم راغب ضیاء الحق صاحب کے والد مکرم نور الحق منظر صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

○ محترمہ نعیمہ خالدہ صاحبہ بنت مکرم محمد اکبر افضل صاحب راولپنڈی کا موٹر سائیکل سے اسلام آباد میں ۷ نومبر بروز ہفتہ ایکسیڈنٹ ہوا ہے جسکی بناپر بائیں کولہے پر چوٹ آئی ہے اور پولی کلینک ہسپتال اسلام آباد میں داخل ہے۔

○ مکرم صفدر علی صاحب وڑائچ قائد علاقہ سرگودھا الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سے اب اپنے گھر سرگودھا چلے گئے ہیں۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان تقریباً ایک ماہ سے شدید کھانسی سے بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی اہلیہ محترمہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

تقریب رخصتانہ

○ مکرم محمد اسلم صاحب ابن مکرم عبدالغنی صاحب بیت الذکر کبوتراں والی سیالکوٹ شہر کا نکاح ہمراہ محترمہ شکیلہ فاروقی صاحبہ بنت مکرم محمد افضل صاحب فاروقی آف سیالکوٹ شہر مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بعوض مبلغ دس ہزار روپے (۱۰،۰۰۰/-) حق مہر پر پڑھایا تھا۔ مورخہ یکم اکتوبر ۹۲ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

○ محترمہ نجمہ پروین صاحبہ بنت مکرم ملک مظفر احمد صاحب کوئٹہ کی تقریب رخصتانہ مکرم رشید احمد کھوکھر صاحب ابن مکرم غلام علی کھوکھر صاحب آف گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ ۵ نومبر ۹۲ء کو احاطہ روزنامہ الفضل ربوہ منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے چالیس ہزار روپے حق مہر پر اعلان نکاح کیا اور مکرم محمد ابراہیم بھامڑی صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی ء/ا نے تقریب رخصتانہ کی دعا کرائی۔ محترمہ نجمہ پروین صاحبہ مکرم ملک علی حیدر صاحب آف دوالمیال رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

○ مکرم نصیر احمد طاہر صاحب آف ہالینڈ کو مورخہ ۴ جون ۹۲ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "سفیر احمد طاہر" نام عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالمجید طاہر آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے ۹ سال بعد بچی عطا فرمائی ہے۔ اس کا نام "طالعہ طاہر" رکھا گیا ہے۔ یہ بچی چوہدری اللہ بخش صاحب ۱/۲ دارالصدر شمالی کی پوتی اور سید محمد صدیق ہاشمی صاحب آف ڈیرہ غازیخان کی نواسی ہے۔

احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ و امیر ضلع سکھر کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمان صاحب ساکن شادیوال (گجرات) ایک طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ ۱۱ نومبر ۹۲ء بیت المبارک میں مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بعد ظہر پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کرائی۔

○ محترمہ سیدہ مبارکہ سعادت صاحبہ اہلیہ سید عزیز احمد شاہد مربی مورخہ ۱۵ نومبر کو وفات پاگئیں ان کی میت لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ بعد ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر مکمل ہونے پر محترم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

○ مکرم طالب علی اعوان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آصل گمرو کے ضلع لاہور حال دارالنصر غربی ربوہ مورخہ ۱۴ نومبر ۹۲ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ ۱۵ نومبر ۹۲ء کو بعد عصر دارالنصر غربی میں محترم مولوی محمد ابراہیم بھامڑی صاحب نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے دعا کرائی

○ محترمہ سردار بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمن صاحب بٹ آف شادیوال ضلع گجرات مورخہ ۱۰ نومبر ۹۲ء کو وفات پاگئیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ اگلے روز ۱۱ نومبر ۹۲ء کو ربوہ لایا گیا۔ جہاں ظہر کے بعد بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ آپ مکرم مبارک احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ مقیم سکھر کی والدہ محترمہ تھیں۔

○ مکرم ملک اللہ دتہ صاحب نانا جان مکرم ملک فضل داد صاحب صدر جماعت محمود آباد ضلع جہلم بعمر تقریباً ۱۰۰ سال مورخہ ۱۱ نومبر ۹۲ء کو اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ مکرم سعید احمد خان سہیل صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر آپ ہی نے دعا کرائی۔

○ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب سابق متوطن پرجیاں ضلع جالندھر حال ساکن ناصر آباد کالونی ربوہ بعمر ۹۰ سال ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء کو صبح پونے چھ بجے چند روز علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ اسی روز ۴ بجے بعد دوپہر احاطہ بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ بعد تدفین مکرم صوفی خدا بخش زیروی صاحب نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

تلاش گمشدہ

○ مبارک احمد مورخہ ۴۔ اگست ۹۲ء سے گھر سے چلا گیا ہے۔ حلیہ رنگ گورا، قد ساڑھے پانچ فٹ عمر ۱۸ سال ہے اس کے والدین سخت پریشان ہیں۔ خاص طور والدہ سخت پریشان ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوری طور پر گھر آجائے اور اگر کسی نے دیکھا ہو تو مطلع فرمائیں۔

رابطہ کا پتہ، محمد سلیمان مکان نمبر ۶/۲ دارالیمن غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گمشدہ کیلکولیٹر

○ ایک عدد کیلکولیٹر fx ۳۶۰۰P فضل عمر ہسپتال سے آتے ہوئے گم ہو گیا ہے۔ براہ کرم جس دوست کو ملا ہو محترم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچادیں۔

لجنہ اماء اللہ سے درخواست

تحریک جدید کے وعدہ جات پیش کرتے وقت اکثر خواتین اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے تحریک جدید کی اقل ترین شرح یعنی ۲۴/- روپے پر اکتفا کرتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں مالی کشائش بخشی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے مطابق وہ اس سے کہیں زیادہ قربانی پیش کر سکتی ہیں۔ مالی کشائش رکھنے والی خواتین نیز برسرروزگار خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق اپنے اور اپنے بچوں کے وعدے پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

مختصرات

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے محترم بابا چوہدری غلام محمد صاحب آف کمالیہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انکی وفات ۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔ آپ بفضل خدا موصی تھے۔ ۱۳ نومبر کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوف جماعت احمدیہ کمالیہ شہر کے نہایت مخلص فدائی دعاگو اور سلسلہ سے والہانہ محبت رکھنے والی شخصیت تھے۔ آپ نہایت شریف النفس حلیم الطبع بردبار اور صابر و شاکر انسان تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیسٹ سنتے ہوئے میں نے اکثر دیکھا کہ رقت طاری ہے اور چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب سے نوازے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

کے خلاف کوئی وارنٹ نہیں تھا۔ یہ اردگرد کے ممالک کو اس بات کی اجازت کے مترادف ہے کہ اگر کوئی جہاز ان کے کہنے پر نہ رکے تو اس پر فائرنگ کی جا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ سربیا کے بوسنیا پر حملے سے جو صورت حال پیدا ہو چکی ہے وہ بوسنیا کے لئے روز بروز ناقابل برداشت ہوتی چلی جا رہی ہے۔ نہ انہیں وہاں رہنے میں آسانی ہے۔ اور نہ وہاں سے نکل بھاگنے میں۔ اگر وہاں کے لوگ پناہ گزین بن کر کہیں اور جاتے ہیں تو راستے میں ان پر بمباری کی جاتی ہے اور اس طرح ان کے رستوں کو غیر محفوظ بنا دیا جاتا ہے۔ ان حملوں سے بہت سے لوگ ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔ بوسنیا کے لوگوں کی اکثریت مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ خیال عام ہوتا جا رہا ہے کہ عیسائی مشن ان کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں اور سرب فوجوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اسی لئے تنظیم اسلامی کانفرنس نے بھی فیصلے کئے ہیں کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں کے جان و مال کو بچانے کے لئے فوری اقدام کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ۲۴۔ نومبر۔ سردی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوپہر کے وقت دھوپ اچھی لگتی ہے۔

ربوہ میں بجلی کی رو

محکمہ بجلی واپڈا نے اطلاع دی ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔
مورخہ ۲۶ اور ۲۹ نومبر، یکم اور ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء صبح ۸ بجے سے ۳ بجے سہ پہر تک۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ لانگ مارچ کا غبار ختم ہو جائے تو وہ اپوزیشن سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں انہوں نے کہا ٹرین مارچ پُر امن ہوا تو اجازت دیں گے ورنہ سختی سے کچل دیا جائے گا۔ حکومت کا تختہ الٹنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

○ وزیر اعظم کے خصوصی معاون اور وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ بھٹو بیگمات نے غیر ملکی سازش کے تحت ملک میں بدامنی کا پروگرام بنایا ہے۔

○ صدر نے لانگ مارچ کے دوران پولیس تشدد، گرفتاریوں اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو پر عائد پابندیوں کی تفصیلی رپورٹ طلب کر لی ہے۔

○ سینیٹ کے اجلاس سے قبل پولیس تشدد کے خلاف صحافیوں نے احتجاج کیا اور سینیٹ کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ تاہم بعد میں چیئرمین سینیٹ کی یقین دہانی کے بعد یہ فیصلہ موخر کر دیا گیا۔

○ سابق وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ وہ انتخابی دھاندلی کے طریقہ کار سے لاعلم ہیں انہوں نے کہا کہ دھاندلی آہنی پردے کے پیچھے خالص سائنٹفک انداز میں کی گئی تھی۔

○ لانگ مارچ کے سلسلے میں فیصل آباد اور شیخوپورہ میں احتجاجی جلوس نکالے گئے اور پولیس کے ساتھ آنکھ مچولی جاری رہی۔

○ لالہ موسیٰ میں پی ڈی اے کا بہت بڑا جلسہ ہوا اور احتجاجی جلوس نکالا گیا۔

○ لانگ مارچ کے سلسلے میں پنجاب کے مختلف شہروں میں احتجاجی جلوسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور پولیس پکڑ دھکڑ بھی کر رہی ہے۔

○ حکومت کے خلاف وسیع تر اتحاد کے لئے پیر پگارا کی رہائش گاہ پر حزب مخالف لیڈروں کا غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں پیر پگارا، مولانا نورانی، پروفیسر غفور بھی شامل ہوئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ٹرین مارچ نہیں روکیں گے۔ لیکن اس میں سوار اپوزیشن رہنما آئین کی پابندی کریں۔

○ ولی خان کی قیادت میں اے این پی کے وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں پی۔ ڈی۔ اے کے احتجاجی حربوں کا معاملہ اور موجودہ سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر تاج محمد جمالی نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن محاذ آرائی کی بجائے مذاکرات کا راستہ اختیار کریں۔

○ پاکستان کیتھولک بشپ ڈاکٹر جان جوزف نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ کے سلسلے میں پورے ملک میں کام چھوڑ تحریک شروع کی جا سکتی ہے انہوں نے کہا شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو ہم عالمی عدالت سے رجوع کریں گے۔

○ لاہور کے وکلاء نے بھی احتجاجی تحریک میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ لانگ مارچ جمہوری عمل کا حصہ ہے اور اسے روکنا جمہوریت کی خلاف ورزی ہے۔

○ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدل نے خبردار کیا ہے کہ متحد ہوئے بغیر عرب ممالک ایرانی خطرے کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ایران کی طرف سے وسطی ایشیائی ممالک میں مداخلت کا سدّباب کیا جانا ضروری ہے۔

○ خلیجی ممالک کے وزراء خارجہ نے کہا ہے کہ خلیج کے علاقہ کو عراق کی طرف سے اب بھی خطرہ لاحق ہے۔

○ عراق کے نائب وزیر خارجہ طارق عزیز نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ ان کے ملک کے خلاف اقتصادی پابندیوں کو واپس لے انہوں نے کہا کہ عراق نے اقوام متحدہ کی تمام شرائط پر پوری طرح عمل کیا ہے۔

○ کردوں کے لئے امریکی امداد کی پہلی کھیپ شمالی عراق پہنچ گئی ہے ترکی کے راستے آنے والی امداد میں سوا چار کروڑ مالیت کا ایندھن اور غذائی سامان شامل ہے۔

○ بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو پر سربیائی فوج نے ایک بار پھر شدید گولہ باری کی ہے۔ گذشتہ روز کی بمباری میں صدارتی محل اور ہالی ڈے ان ہوٹل زد میں آئے۔ جس سے متعدد افراد ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔

حنیف ہومیو پیتھک کلینک

۸۴۔ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
۲۰۔ اگست ۱۹۹۲ء سے اوقاتِ کار یہ ہوں گے
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک
شام ۴ بجے سہ پہر سے رات کے آٹھ بجے تک
ہر جمعہ کے دن ناغہ ہوگا
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

اوقاتِ کار کیور ہیلتھ کلینک

موسم سرما
پہلا وقت : ۸-۳۰ تا ۲-۰۰
دوسرا وقت : ۳-۳۰ تا ۶-۰۰
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
کیور ہیلتھ کلینک گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۷۱
انچارج: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

اعلان داخلہ

احباب کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم ربوہ میں پہلی بار انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کا نرسری سکول کھول رہے ہیں۔ نرسری کا اجراء انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو ہو جائے گا۔ اس نرسری میں داخلے کی عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال تک ہے۔ نرسری کے بعد بچے پریپ کلاس میں نصرت جہاں اکیڈیمی یا کسی بھی اچھے سکول میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ نرسری میں داخلہ ۶ دسمبر سے شروع ہوگا۔
داخلہ صبح ۸ بجے سے کر شام ۴ بجے تک ہوگا۔
مینیجر: الصادق ماڈرن نرسری سکول ۴/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ نزد اقصیٰ چوک

جدید دواخانہ خدمتِ خلق کی شہرہ آفاق ادویات

مرضِ اٹھراء کا شافی علاج **ہمدردِ نسواں** (حبوبِ اٹھراء)
مرضِ اٹھرا کا بے نظیر علاج، اسقاطِ حمل، سوکھا پن، مردہ بچے پیدا ہونا۔ لاغری اور بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کا مجرّب علاج ـــ قیمت فی ڈبیہ ۱۵/- روپے

دوائی فضلِ الٰہی (برائے اولادِ نرینہ)
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے ـــ قیمت ۱۵۰/- روپے

طاقت کی مشہورِ عالم دوا **زدجام عشق**
اعضائے رئیسہ کو بے حد طاقتور بناتی ہے مستورات جو کہ مزمن اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوں وہ بھی یہ حبوب استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتی ہیں۔ قیمت ۱۲۰/- روپے اور ۲۸۰/- روپے

دوائی خانہ آبادی (بانجھ پن) فوائد، مقوی دل، مقوی ... اور معین حمل ہے قیمت ./. روپے

اکسیر لیکوریا کیپ
ہر قسم کے لیکوریا، سیلان الرحم کے لئے نہایت مجرّب دوا۔ قیمت ۳۰ کیپسول ۲۰/- روپے

جدید دواخانہ خدمتِ خلق گول بازار ربوہ۔ فون: ۶۵۹